ازعدالت عظمیٰ

ڈی آر مادھوا کرشنیا

16 دسمبر 1953

بنام

انکم ٹیکس افسر، بنگلور

[چیف جسٹس پتنجلی شاستری، مہر چند مہاجن، ایس آر داس، غلام حسن اور جگندھاداس جسٹس صاحبان]

مالیاتی ایکٹ (XXV بابت 1950)، دفعہ 13, فقرہ۔ اس کی حیثیت۔آئین بھارت، آرٹکل 277۔

ٹیکس دہندہ نے انکم ٹیکس افسر، اسپیشل سروے سرکل، بنگلور کے دائرہ اختیار کو، یکم اپریل 1950 سے پہلے ریاست میسور میں جمع ہونے والی اپنی آمدنی پر انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے تشخیص کرنے پر چیلنج کیا۔ریاست میسور میں، بھارتیہ مالیاتی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 13 کے فقرہ، کی بنیاد پر وہ اختیارات کا استعمال کر رہا تھا، جو کہ اس کے دائرہ اختیار سے باہر اور کالعدم تھا کیونکہ پارلیمنٹ کے پاس بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تعینات کیے گئے کسی بھی افسر کو آئین سے ماقبل، میسور قانون کے تحت ٹیکس لگانے کا اختیار دینے والا قانون بنانے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

یہ دلیل دی گئی کہ (i) عام آئینی اصولوں پر مرکزی پارلیمنٹ کو آئین سے پہلے کی مدت کے حوالے سے ماضی سے موثر اثر رکھنے والا قانون بنانے کا کوئی اختیار نہیں ہے، (ii) کہ پارلیمنٹ کو دفعہ 277 کے ذریعے بھی ایسے افسران کو ریاست میسور میں انجام دہی کیلئے اختیار دینے والا قانون بنانے سے منع کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ مانا گیا کہ (اعتراضات کو پسپا کرتے ہوئے) (i) 1951 کے کیس نمبر 296 میں دیے گئے فیصلہ کے حوالے سے پارلیمنٹ کو ایسا اختیار حاصل تھا کہ (ii) جب کہ آئین کے نفاذ سے پہلے ریاست کی حکومت کی طرف سے قانونی طور پر لگائے گئے ٹیکسوں کے جاری رکھنے کو دفعہ 277 اختیار دیتا ہے اور پہلے کی طرح اُن کا اطلاق اُسی مقصد کیلئے ہوتا ہے یہاں تک کہ آئین کے نافذ ہونے پر بھی، اس آرٹکل میں ایسا کچھ نہیں ہے جو اس بات کی ضمانت دیتا ہو کہ ایسے ٹیکس آئین سے پہلے کی طرح اسی ریاستی حکام کے بذریعے عائد، تشخیص اور جمع کیے جاتے رہیں اور آرٹکل 277 میں ایسا کچھ نہیں ہے جو پارلیمنٹ کو میسور ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے لیوی اور وصولی کے لیے بھارتیہ ان ٹیکس کے تحت مقرر کردہ حکام کے بذریعے قانون بنانے سے روکتا ہو۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبرات 209 اور 210 بابت 1953

خصوصی لیو کے ذریعے جوڈی کیچر عدالت عالیہ میسور، بنگلور کے 4 اپریل 1953 کے فیصلے اور احکامات کے خلاف دیوانی پٹیشن نمبرات 20 اور 21 بابت 1953 میں اپیلیں (میڈاپا چیف جسٹس اور جسٹس واسودیومورتی)

اپیل کنندہ کی طرف سے۔ ایم۔ راماسوامی، سینئر ایڈوکیٹ، (بشمول بی نیلاکانتا)

مدعا علیہ کی طرف سے۔ بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ (بشمول پورس اے مہتا)۔

16 دسمبر 1953۔ عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس پتنجلی ساستری کے ذریعے سُنایا گیا

چیف جسٹس پتنجلی ساستری۔ آئین کے دفعہ 226 کے تحت بنگلور میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر میں دی گئی درخواستوں سے دو منسلک اپیلیں پیدا ہوتی ہیں جس پر اپیل کنندہ کو ریاست میسور میں یکم اپریل 1950 سے پہلے جمع ہونے والی اپنی آمدنی پر انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کا تشخیص لگانے پر، انکم ٹیکس آفیسر، اسپیشل سروے سرکل، بنگلور کے دائرہ اختیار کو چیلنج کیا گیا ہے، اور اس سلسلے میں مناسب رِٹس جاری کرنے کی استدعا کرتے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں۔ درخواستوں کو عدالت نے مسترد کر دیا تھا اور اپیل کی اجازت سے انکار کر دیا گیا تھا، اپیل کنندہ نے یہ اپیلیں اس عدالت کی خصوصی اجازت سے لائی ہیں۔

یہ تسلیم کرنے کی بات ہے کہ تشخیص کرنے والا افسر بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے تحت مقرر کردہ افسر تھا، اور یہ کہ اس طرح کے تشخیص کرنے میں وہ ریاست میسور میں سال کے آخر تک نافذ انکم ٹیکس قانون کا اطلاق کر رہا تھا۔ افسر بھارتیہ مالیاتی ایکٹ 1950 کی دفعہ 13 کی شق کی بنیاد پر ریاست میں دائرہ اختیار کا استعمال کر رہا تھا، جو مندرجہ ذیل ہے:

تنسیخ اور استثناء۔(1) اگر اپریل 1950 کے پہلے دن سے قبل از جموں و کشمیر یا منی پور، تریپورہ یا وندھیا پردیش میں یا ضم شدہ علاقے کوچ بہار کے علاوہ کسی بھی پارٹ بی ریاست میں انکم ٹیکس یا کاروبار کے منافع پر سپر ٹیکس یا ٹیکس سے متعلق کوئی قانون نافذ ہے، تو وہ قانون 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والے سال کے لیے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے تحت تشخیص کے مقاصد کے لیے پچھلے سال میں شامل نہ ہونے والی کسی مدت کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس لیوی کے تشخیص اور ٹیکس وصولی اور 31 مارچ 1949 کو یا اس سے پہلے ختم ہونے والی کسی بھی قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے لیے کاروبار کے منافع پر ٹیکس کی وصولی کے مقاصد کے علاوہ نافذ نہیں رہے گا۔

بشرطیکہ اس طرح کے کسی بھی قانون میں کسی افسر، اتھارٹی، ٹریبونل یا عدالت کے حوالے کو مذکورہ ایکٹ کے تحت مقرر یا تشکیل شدہ متعلقہ افسر، اتھارٹی، ٹریبونل یا عدالت کے حوالے کے طور پر سمجھا جائے گا، اور اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا متعلقہ افسر، اتھارٹی، ٹریبونل یا عدالت کون ہے، تو اس پر مرکزی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

یہ دلیل دی گئی ہے کہ یہ توضیع غیر قانونی اور باطل ہے کیونکہ مرکزی پارلیمنٹ کے پاس ایسا کوئی قانون بنانے کا اختیار نہیں تھا جو بھارتیہ ان ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت مقرر یا تشکیل شدہ کسی افسر یا اتھارٹی یا ٹریبونل یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کو بھارت کے آئین کے نفاذ سے قبل میسور قانون کے تحت قابل ادائیگی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس عائد کرنے، اس کا تشخیص لگانے اور جمع کرنے کا اختیار دیتا ہو۔ دلیل دو بنیادوں پر مبنی ہے: یعنی، سب سے پہلے، عام آئینی اصولوں پر مرکزی پارلیمنٹ کو آئین سے پہلے کی مدت کے حوالے سے ماضی سے موثر عمل کرنے والا قانون بنانے کا کوئی اختیار نہیں تھا؛ اور دوسرا، مرکزی پارلیمنٹ کو آئین کے آرٹیکل 277 کے ذریعے میسور انکم ٹیکس قانون پر بھارتی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت فراہم کردہ تشخیص اور وصولی کے لیے مشینری کو اس کے تحت تشخیص کے مقاصد کے لیے تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

جہاں تک پہلی بنیاد کا تعلق ہے، معاملہ راجستھان کیس [بھارتیہ یونین بمقابلہ مدن گوپال کبڑا] میں حال ہی میں دیے گئے فیصلہ کے تابع ہے۔ اب صرف آرٹیکل 277 پر مبنی دوسری بنیاد سے نمٹنا باقی ہے۔ یہ آرٹیکل اس طرح سے ہے:

"کوئی ٹیکس، ڈیوٹی، سیس یا فیس جو آئین کے نفاذ سے فوراً پہلے کسی ریاست کی حکومت یا کسی میونسپلٹی یا دیگر مقامی اتھارٹی کے ذریعے ریاست، میونسپلٹی، ضلع یا دیگر مقامی علاقے کے مقاصد کے لیے قانونی طور پر عائد کیے جا رہے تھے، اس کے باوجود یہ کہ وہ ٹیکس، ڈیوٹی، سیس یا فیس جن کا یونین فہرست میں ذکر کیا گیا ہے، عائد کیے جاتے رہیں گے اور ان ہی مقاصد پر لاگو ہوتے رہیں گے جب تک کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس کے برعکس التزام نہ کرے۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ جیسا کہ آرٹیکل دوسروں کے ساتھ ساتھ، انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس جو آئین کے آغاز سے پہلے حکومت میسور کی طرف سے قانونی طور پر عائد کیا جا رہا تھا، کو آئین کے آغاز کے بعد بھی ان ہی مقاصد پر لاگو کرنے کا اختیار دیتا ہے جب تک کہ پارلیمنٹ کی طرف سے قانون کے ذریعے اس کے برعکس التزام نہ کیا جائے، اور پارلیمنٹ کی طرف سے یکم اپریل 1950 تک ایسا کوئی قانون نہیں بنایا گیا تھا، جب بھارتیہ مالیاتی ایکٹ 1950 نافذ کیا گیا تھا، اس کے بعد ضروری مضمرات کے ساتھ، میسور کے انکم ٹیکس کے قانون کو اس طرح کے ٹیکسوں، لیوی، تشخیص اور وصولی کے لیے لاگو کیا جانا چاہیے اور جیسا کہ آرٹیکل 245 کے ذریعے پارلیمنٹ کو عطا کردہ قانون سازی کا اختیار آرٹیکل 277 سمیت آئین کی دفعات کے تابع ہے، پارلیمنٹ کے پاس کوئی قانون

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں تھا۔ہمیں اس دلیل میں کوئی وزن نظر نہیں آتا ہے۔اگرچہ آرٹیکل 277 بلا شبہ آئین کے آغاز سے پہلے ریاست کی حکومت کی طرف سے قانونی طور پر عائد کردہ ٹیکسوں کو جاری رکھنے اور آئین کے نافذ ہونے کے بعد بھی پہلے کی طرح اسی مقاصد پر ان کے اطلاق کی اجازت دیتا ہے،لیکن آرٹیکل میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس بات کی ضمانت دیتا ہو کہ اس طرح کے ٹیکس آئین سے پہلے کی طرح اسی ریاستی حکام کے ذریعہ عائد، تشخیص اور وصول کیے جاتے رہیں۔جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے، یہ واضح طور پر پریشان کُن اور غیر ضروری ہوتا کہ میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ افسران کے ساتھ ساتھ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ افسران کا صرف پہلے کے تشخیصی سالوں کے سلسلے میں کام کرنا جاری رہتا، جو یکم اپریل 1950 کے بعد تشخیص کے لیے ریاست میں کام کر رہے تھے۔دونوں معیشت کی پیمائش کے طور پر اور ہموار اور موثر انتظام کے لیے، یہ واضح طور پر ضروری اور مطلوب تھا کہ میسور انکم ٹیکس قانون سے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ میں تبدیلی بھارتیہ مالیاتی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 13 کے ذریعے فراہم کردہ طریقے سے ہونی چاہیے۔ہمیں آئین کے آرٹیکل 277 میں ایسا کچھ نہیں ملتا جو پارلیمنٹ کو بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ حکام کے بذریعے میسور ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وصولی اور وصولی کے لیے قانون بنانے سے روک سکے۔اس کے مطابق، ہمارا ماننا ہے کہ انکم ٹیکس آفیسر، اسپیشل سروے سرکل، بنگلور کو آئین کے نفاذ سے پہلے کی مدت کی آمدنی کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے لیے اپیل کنندہ کا جائزہ لینے کا دائرہ اختیار حاصل تھا۔اپیلیں نامنظور ہوتی ہیں اور حرجانے کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: ایم ایس کے شاستری۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: جی۔ایچ۔راجادھیکش۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document